

انگریزی میں مستند

انگریزی میں مستند
محققہ السیدہ عائشہ عابدی

دوسرا نمبر: 29



مسافر کی نماز (حقیقی)

اس رسالے میں مسافر کی نماز کے بارے میں

مذہبی مسائل اور احکامات

مذہبی مسائل اور احکامات

مذہبی مسائل اور احکامات

مذہبی مسائل اور احکامات

مذہبی مسائل اور احکامات

مذہبی مسائل اور احکامات

4451888-00-01

2205479-2214043-2205314



Email: mohabbat@democratstani.net / www.democratstani.net / www.democratstani.org

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط
 اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط
 مُسَافِر كى نَمَاز (حَنَفِى)

برائے کرم! یہ رسالہ مکمل پڑھ لیجئے، اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل! اس کے فوائد خود ہی دیکھ لیں گے۔

دُرود شریف کی فضیلت

دو جہاں کے سلطان، سرورِ فیضان، محبوبِ رحمن عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے، جب جمعرات کا دن آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں کو بھیجتا ہے جس کے پاس چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں وہ لکھتے ہیں، کون یومِ جمعرات اور شبِ جمعہ مجھ پر کثرت سے دُرودِ پاک پڑھتا ہے۔ (کنز العمال ج ۱ ص ۲۰۵ حدیث ۲۱۷۴ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اللہ تبارک و تعالیٰ سورۃ النِّسَاء کی آیت نمبر ۱۰ میں ارشاد فرماتا ہے،

وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلِیْسَ عَلَیْکُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنْ الصَّلٰوةِ اِنْ خِفْتُمْ

اَنْ یَفْتِنَکُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِنَّ الْکٰفِرِیْنَ کَانُوْا لَکُمْ عَدُوًّا مَّبِیْنًا (پ ۵، النساء ۱۰۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نماز میں قُصر سے پڑھو۔

اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا دیں گے، بے شک کُفار تمہارے کھلے دشمن ہیں۔

صدرُ الافاضل حضرت علامہ مولانا محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں خوفِ کُفار قُصر کے لئے شرط نہیں،

حضرت سیدنا یحییٰ بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کی کہ ہم تو اُمن میں ہیں،

پھر ہم کیوں قُصر کرتے ہیں؟ فرمایا، اِس کا مجھے بھی تعجب ہوا تھا تو میں نے سرکارِ مدینہ منورہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔

حضور اکرم، نور مجسم، شاہِ بنی آدم، رسولِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے لئے یہ اللہ عزوجل کی طرف سے صدقہ ہے

تم اس کا صدقہ قبول کرو۔ (صحیح مسلم ج ۱ ص ۲۳۱)

اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں، نماز دو رکعت فرض کی گئی پھر جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کی گئی اور سفر کی نماز اُسی پہلے فرض پر چھوڑ دی گئی۔ (صحیح بخاری، ج ۱ ص ۵۶۰)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، اللہ کے حبیب، حبیبِ لیب عز وجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نمازِ سفر کی دو رکعتیں مقرر فرمائیں اور یہ پوری ہے کم نہیں اگرچہ بظاہر دو رکعتیں کم ہو گئیں مگر ثواب میں دو ہی چار کے برابر ہیں۔

(سنن ابن ماجہ ج ۲ ص ۵۹ حدیث ۱۱۹۴ دار المعرفۃ بیروت)

شرعی سفر کی مسافت

شرعاً مسافر وہ شخص ہے جو ساڑھے 57 میل (تقریباً 92 کلومیٹر) کے فاصلے تک جانے کے ارادے سے اپنے مقامِ اقامت مثلاً شہر یا گاؤں سے باہر ہو گیا۔ (ملخصاً فتاویٰ رضویہ ج ۸ ص ۲۷۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور)

مسافر کب ہوگا؟

مُحَضَّض سفر سے مسافر نہ ہوگا بلکہ مسافر کا حکم اُس وقت ہے کہ بستی کی آبادی سے باہر ہو جائے شہر میں ہے تو شہر سے، گاؤں میں ہے تو گاؤں سے اور شہر والے کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ شہر کے آس پاس جو آبادی شہر سے مُتَّصِل (مُتَّصِل - ت - صل) ہے اس سے بھی باہر آجائے۔ (ذُرِّ مُخْتَار، ردُّ الْمُحْتَار ج ۲ ص ۵۹۹)

آبادی ختم ہونے کا مطلب

آبادی سے باہر ہونے سے مراد یہ ہے کہ جدھر جا رہا ہے اُس طرف آبادی ختم ہو جائے اگرچہ اُس کی محاذات میں (یعنی برابر) دوسری طرف ختم نہ ہوتی ہو۔ (غنیۃ المستملی، ص ۵۳۶)

فنائے شہر کی تعریف

فنائے شہر سے جو گاؤں مُحصِّل ہے شہر والے کیلئے اُس گاؤں سے باہر ہو جانا ضروری نہیں یونہی شہر کے مُحصِّل باغ ہوں اگرچہ اُن کے نگہبان اور کام کرنے والے ان باغات ہی میں رہتے ہوں، ان باغوں سے نکل جانا ضروری نہیں۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۵۹۹)

فنائے شہر سے باہر جو جگہ شہر کے کاموں کیلئے ہو مثلاً قبرستان، گھوڑ دوڑ کا میدان، کوڑا پھینکنے کی جگہ اگر یہ شہر سے مُحصِّل ہوں تو اس سے باہر ہو جانا ضروری ہے اور اگر شہر و فنا کے درمیان فاصلہ ہو تو نہیں۔ (ایضاً ص ۶۰۰)

مسافر بننے کیلئے شرط

سفر کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ جہاں سے چلا وہاں سے تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) کا ارادہ ہو اور اگر دو دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر سے کم) کے ارادہ سے نکلا وہاں پہنچ کر دوسری جگہ کا ارادہ ہوا کہ وہ بھی تین دن (92 کلومیٹر) سے کم کا راستہ ہے یونہی ساری دنیا گھوم کر آئے مسافر نہیں۔ (غنیۃ، درمختار ج ۲ ص ۲۰۹) یہ بھی شرط ہے کہ تین دن کی راہ کے سفر کا مہصل ارادہ ہو، اگر یوں ارادہ کیا کہ مثلاً دو دن کی راہ پر پہنچ کر کچھ کام کرنا ہے وہ کر کے پھر ایک دن کی راہ جاؤں گا تو یہ تین دن کی راہ کا مہصل ارادہ نہ ہوا مسافر نہ ہوا۔ (بہار شریعت حصہ ۴ ص ۷۷ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

وطن کی قسمیں

وطن کی دو قسمیں ہیں:-

(۱) **وطن اصلی** : یعنی وہ جگہ جہاں اُس کی پیدائش ہوئی ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہوں یا وہاں سکونت کر لی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائے گا۔

(۲) **وطن اقامت** : یعنی وہ جگہ کہ مسافر نے پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا وہاں ارادہ کیا ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۵)

وطن اقامت باطل ہونے کی صورتیں

وطن اقامت دوسرے وطن اقامت کو باطل کر دیتا ہے یعنی ایک جگہ پندرہ دن کے ارادہ سے ٹھہرا پھر دوسری جگہ اتنے ہی دن کے ارادہ سے ٹھہرا تو پہلی جگہ اب وطن نہ رہی۔ دونوں کے درمیان مسافت سفر ہو یا نہ ہو۔ یونہی وطن اقامت وطن اصلی اور سفر سے باطل ہو جاتا ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۵)

سفر کے دو راستے

کسی جگہ جانے کے دو راستے ہیں ایک سے مسافت سفر ہے دوسرے سے نہیں تو جس راستہ سے یہ جائے گا اُس کا اعتبار ہے، نزدیک والے راستے سے گیا تو مسافر نہیں اور دُور والے سے گیا تو ہے اگرچہ اس راستہ کے اختیار کرنے میں اس کی کوئی غرض صحیح نہ ہو۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۸، درمختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۲۰۳)

مسافر کب تک مسافر ہے

مسافر اُس وقت تک مسافر ہے جب تک اپنی بستی میں پہنچ نہ جائے یا آبادی میں پورے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کر لے یہ اُس وقت ہے جب پورے تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) چل چکا ہو اگر تین منزل (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) پہنچنے سے پیشتر وہی کا ارادہ کر لیا تو مسافر نہ رہا اگرچہ جنگل میں ہو۔ (ذکر مختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۲۰۳)

سفر ناجائز ہو تو؟

سفر جائز کام کیلئے ہو یا ناجائز کام کیلئے بہر حال مسافر کے انکام جاری ہوں گے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹)

سیٹھ اور نوکر کا اکتھا سفر

ماہانہ یا سالانہ اجارہ والا نوکر اگر اپنے سیٹھ کے ساتھ سفر کرے تو سیٹھ کے تابع ہے، فرماں بردار بیٹا والد کے تابع ہے اور وہ شاگرد جس کو استاد سے کھانا ملتا ہے وہ استاد کے تابع ہے یعنی جو نیت مَتَّبِع (مُتَّبِع) کو سوال کرے وہ جو جواب دے اُس کے بموجب عمل کرے۔ اگر اُس نے کچھ بھی جواب نہ دیا تو دیکھے کہ وہ (یعنی متبوع) مُقِم ہے یا مسافر، اگر مُقِم ہے تو اپنے آپ کو بھی مُقِم سمجھے اور اگر مسافر ہے تو مسافر اور یہ بھی معلوم نہیں تو تین دن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلومیٹر) کا سفر طے کرنے کے بعد قُصْر کرے، اس سے پہلے پوری پڑھے اور اگر سوال نہ کر سکا تو وہی حکم ہے کہ سوال کیا اور کچھ جواب نہ ملا۔

(ملخصاً رد المحتار ج ۲ ص ۶۱۶، ۶۱۷)

کام ہو گیا تو چلا جاؤں گا!

مسافر کسی کام کیلئے یا انتخاب کے انتظار میں دو چار روز یا تیرہ چودہ دن کی نیت سے ٹھہرا، یا یہ ارادہ ہے کہ کام ہو جائے گا تو چلا جائے گا، دونوں صورتوں میں اگر آج کل کرتے برسوں گزر جائیں جب بھی مسافر ہی ہے، نماز قُصْر پڑھے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹)

عورت کے سفر کا مسئلہ

عورت کو بغیر حُرْم کے تین دن یا زیادہ کی راہ جانا جائز نہیں بلکہ ایک دن کی راہ جانا بھی۔ نابالغ بچہ یا مَعْتُوہ (یعنی نیم پاگل) کے ساتھ بھی سفر نہیں کر سکتی، ہمراہی میں بالغ حُرْم یا شوہر کا ہونا ضروری ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۴۲) عورت، مُرَاقِب (قریب البُوغ لڑکا) حُرْم (قابلِ اطمینان) کے ساتھ سفر کر سکتی ہے۔ ”مُرَاقِب بالغ کے حکم میں ہے۔“ (فتاویٰ عالمگیری ج ۱ ص ۲۱۹) حُرْم کیلئے ضروری ہے کہ سخت فاسق، بیباک، غیر مامون نہ ہو۔ (بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۸۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

عورت کا سُسرال و مَیْکَا

عورت بیاہ کر سُسرال گئی اور یہیں رہنے سہنے لگی تو مَیْکَا (یعنی عورت کے والدین کا گھر) اس کیلئے وَطَنِ اَصْلی نہ رہا اگر سُسرال تین منزل (تقریباً 92 کلومیٹر) پر ہے وہاں سے مَیْکَا آئی اور پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت نہ کی تو قُصْر پڑھے اور اگر مَیْکَا رہنا نہیں چھوڑا بلکہ سُسرال عارضی طور پر گئی تو مَیْکَا آتے ہی سفر ختم ہو گیا نماز پوری پڑھے۔

(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۸۴ مدینۃ المرشد بریلی شریف)

عَرَب ممالک میں ویزا پر رہنے والوں کا مسئلہ

آج کل کاروبار وغیرہ کیلئے لوگ بال بچوں سمیت اپنے ملک سے دوسرے ملک منتقل ہو جاتے ہیں۔ ان کے پاس مخصوص مدت کا VISA ہوتا ہے۔ (مثلاً عرب امارات میں زیادہ سے زیادہ تین سال کا رہائشی ویزا ملتا ہے) یہ ویزا عارضی ہوتا ہے اور مخصوص رقم ادا کر کے ہر تین سال کے آخر میں اس کی تجدید کروانی پڑتی ہے۔ چونکہ ویزا متحدہ و مدّت کیلئے ملتا ہے لہذا بال بچے بھی اگرچہ ساتھ ہوں اس کی امارات میں مستقل قیام کی نیت بے کار ہے اور اس طرح خواہ کوئی سو سال تک یہاں رہے امارات اس کا وطن اصلی نہیں ہو سکتا۔ یہ جب بھی سفر سے لوٹے گا اور قیام کرنا چاہے تو اقامت کی نیت کرنی ہوگی۔ مثلاً دُئی میں رہتا ہے اور سنتوں کی تربیت کیلئے دعوت اسلامی کے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تقریباً 150 کلومیٹر دور واقع امارات کے دارالخلافہ ابوظہبی کا اس نے سنتوں بھراسفر اختیار کیا۔ اب دوبارہ دُئی میں آکر اگر اس کو مقیم ہونا ہے تو پندرہ دن یا اس سے زائد قیام کی نیت کرنی ہوگی ورنہ مسافر کے انکام جاری ہوں گے۔ ہاں اگر ظاہر حال یعنی (Under Stood) یہ ہے کہ اب پندرہ دن یا اس سے زیادہ عرصہ دُئی میں ہی گزارے گا تو مقیم ہو گیا۔ اگر اس کا کاروبار ہی اس طرح کا ہے کہ مکمل پندرہ دن رات یہ دُئی میں نہیں رہتا، وقتاً فوقتاً شریعی سفر کرتا ہے تو اس طرح اگرچہ برسوں اپنے بال بچوں کے پاس دُئی آنا جانا رہے یہ مسافر ہی رہے گا اس کو نماز قصر کرنا ہوگی۔ اپنے شہر کے باہر دور دور تک مال سپلائی کرنے والے اور شہر بہ شہر، ملک بہ ملک پھیرے لگانے والے اور ڈرائیور صاحبان وغیرہ ان احکام کو ذہن میں رکھیں۔

زائرِ مدینہ کیلئے ضروری مسئلہ

جس نے اقامت کی نیت کی مگر اُس کی حالت بتاتی ہے کہ پندرہ دن نہ ٹھہرے گا تو نیت صحیح نہیں مثلاً حج کرنے گیا اور ذی الحجۃ الحرام کا مہینہ شروع ہو جانے کے باوجود پندرہ دن مکہ معظمہ میں ٹھہرنے کی نیت کی تو یہ نیت بیکار ہے کہ جب حج کا ارادہ کیا ہے تو (پندرہ دن اس کو ملیں گے ہی نہیں کہ) 8 ذی الحجۃ الحرام منی شریف (اور 9 کو) عزّات شریف کو ضرور جائے گا پھر اتنے دنوں تک (یعنی پندرہ دن مسلسل) مکہ معظمہ میں کیونکر ٹھہر سکتا ہے؟ منی شریف سے واپس ہو کر نیت کرے تو صحیح ہے۔ (فہرِ مختار ج ۲ ص ۲۹، عالمگیری ج ۱ ص ۱۲۰) جبکہ واقعی پندرہ یا زیادہ دن مکہ معظمہ میں ٹھہر سکتا ہو، اگر ظن غالب ہو کہ پندرہ دن کے اندر اندر مدینہ منورہ یا وطن کیلئے روانہ ہو جائے گا تو اب بھی مسافر ہے۔

عمرہ کے ویزہ پر حج کیلئے رُکنا کیسا؟

عمرے کے ویزے پر جا کر غیر قانونی طور پر حج کیلئے رُکنے یا دُنیا کے کسی بھی ملک میں Visa کی مدت پوری ہونے کے بعد غیر قانونی رہنے کی جن کی نیت ہو وہ ویزہ کی مدت ختم ہوتے ہی مسافر ہو گئے۔ اب اُن کی نیت اقامت بے کار ہے اس لئے کہ وہ انتظامیہ کے تابع ہو گئے۔ چاہے کتنے ہی برس اس طرح رہیں نماز قصر ہی کریں گے۔ دُنیا کا جو قانون شریعت سے نہیں ٹکراتا اور اُس کی خلاف ورزی کرنے پر تذلیل، رشوت اور جھوٹ وغیرہ آفات میں پڑنے کا اندیشہ ہو مسلمان کیلئے اُس کی بجا آوری واجب ہے۔ (ملخصاً و رضویہ ج ۱ ص ۳۷۰ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور) لہذا غیر ویزا کے دُنیا کے کسی ملک میں رہنا یا حج کیلئے رُکنا جائز نہیں۔ غیر قانونی ذرائع سے حج کیلئے رُکنے میں کامیابی حاصل کرنے کو (معاذ اللہ عزوجل) اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کرم کہنا سخت بے باکی ہے۔

قصر واجب ہے

مسافر پر واجب ہے کہ نماز میں قصر (قُصْر۔ ز) کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے اور قصد اچار پڑھیں اور دو پر قصد کیا تو فرض ادا ہو گئے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہو گئیں مگر گنہگار و عذاب نارا کا حقدار ہے کہ واجب ترک کیا لہذا توبہ کرے اور دو رکعت پر قصد نہ کیا تو فرض ادا نہ ہوئے اور وہ نماز نفل ہو گئی ہاں اگر تیسری رکعت کا سجدہ کرنے سے پیشتر اقامت کی نیت کر لی تو فرض باطل نہ ہوں گے مگر قیام و رکوع کا اعادہ کرنا ہوگا اور تیسری کے سجدہ میں نیت کی توبہ فرض جاتے رہے یونہی اگر پہلی دونوں یا ایک میں قرائت نہ کی نماز فاسد ہو گئی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹)

قصر کے بدلے چار کی نیت باندھ لی تو.....؟

مسافر نے قصر کے بجائے چار رکعت فرض کی نیت باندھ لی پھر یاد آنے پر دو پر سلام پھیر دیا تو نماز ہو جائے گی۔ اسی طرح مُقیم نے چار رکعت فرض کی جگہ دو رکعت فرض کی نیت کی اور چار پر سلام پھیرا تو اُس کی بھی نماز ہو گئی۔ ٹھہرائے کرام جہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، ”نیت نماز میں تعداد رکعات کی تعیین (تعیین۔ بیان) یعنی تقرّر رکنا ضروری نہیں کیونکہ یہ ضمناً حاصل ہے۔ نیت میں تعداد تعیین کرنے میں خطا نقصان دہ نہیں۔ (ذکر مختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۹۷، ۹۸)

مسافر امام اور مُقیم مقتدی

اقتداء درست ہونے کیلئے ایک شرط یہ بھی ہے کہ امام کا مُقیم یا مسافر ہونا معلوم ہو خواہ نماز شروع کرتے وقت معلوم ہوا، یا بعد میں، لہذا امام کو چاہئے کہ شروع کرتے وقت اپنا مسافر ہونا ظاہر کر دے اور شروع میں نہ کیا تو بعد نماز کہہ دے کہ مُقیم اسلامی بھائی اپنی نماز پوری کر لیں میں مسافر ہوں۔“ (درمختار ج ۲، ص ۶۱۱، ۶۱۲) اور شروع میں اعلان کر چکا ہے جب بھی بعد میں کہہ دے کہ ہو لوگ اُن وقت سوچو نہ تھے انہیں بھی معلوم ہو جائے۔ اگر امام کہہ سنا نہ ہونا ظاہر تھا تو نماز کے بعد: الا یہ اعلان مُستحب ہے۔ (ذکر مختار ج ۲ ص ۴۳۵-۴۳۶، دارالمعرفة بیروت)

مُقیم مقتدی اور بقیہ دو رکعتیں

نصروالی نماز میں مسافر امام کے سلام پھیرنے کے بعد مُقیم مقتدی جب اپنی بقیہ نماز ادا کرے تو فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ الفاتحہ پڑھنے کے بجائے اندازاً اتنی دیر چپ کھڑا رہے۔ (ملخصاً بہار شریعت حصہ ۳ ص ۸۲ مدینۃ المرشد: ربلی شریف)

کیا مسافر کو سنتیں مُعاف ہیں؟

سُنّتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی، خوف اور ردا وروی (یعنی گھبراہٹ) کی حالت میں سنتیں مُعاف ہیں اور من کی حالت میں پڑھی جائیں گی۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۳۹)

”نماز“ کے چار حُرُوف کی نسبت سے چلتی گاڑی میں

نفل پڑھنے کے چار مَدَنی پھول

مدینہ ۱ ﴿ بیرونِ شہر (بیرونِ شہر سے مراد وہ جگہ ہے جہاں سے مسافر پر قُصر کرنا واجب ہوتا ہے) سواری پر (مثلاً چلتی کار، بس، ویگن میں بھی نفل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں استقبالِ قبلہ یعنی رخ ہونا) شرط نہیں بلکہ سواری (یا گاڑی) جس رخ کو جاری ہو اُدھر ہی مُنہ ہو اور اگر اُدھر مُنہ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف مُنہ ہونا شرط نہیں بلکہ سواری (یا گاڑی) چدھر جاری ہے اُسی طرف مُنہ ہو اور رکوع و سجود اشارہ سے کرے اور (ضروری ہے کہ) سجدہ کا اشارہ بہ نسبت رکوع کے پست ہو (یعنی رکوع کیلئے جس قدر جھکا، سجدہ کیلئے اُس سے زیادہ جھکے)۔ (درمختار مع رد المحتار ج ۲ ص ۳۸۷) چلتی ٹرین وغیرہ ایسی سواری جس میں جگہ مل سکتی ہے اُس میں قبلہ رخ ہو کر قاعدہ کے مطابق نوافل پڑھنے ہوں گے۔

مدینہ ۲ ﴿ گاؤں میں رہنے والا جب گاؤں سے باہر ہو تو سواری (گاڑی) پر نفل پڑھ سکتا ہے۔ (رد المحتار ج ۲ ص ۳۸۶) مدینہ ۳ ﴿ بیرونِ شہر سواری پر نماز شروع کی تھی اور پڑھتے پڑھتے شہر میں داخل ہو گیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سواری پر پوری کر سکتا ہے۔ (درمختار ج ۲ ص ۳۸۷، ۳۸۸)

مدینہ ۴ ﴿ چلتی گاڑی میں بلا غرض شرعی فرض و سنت فجر و تمام واجبات جیسے وثر و نذر اور وہ نفل جس کو توڑ دیا ہو اور سجدہ تلاوت جبکہ آیت سجدہ زمین پر تلاوت کی ہو ادا نہیں کر سکتا اور اگر غرض رکی وجہ سے ہو تو ان سب میں شرط یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو قبلہ رکھ کر ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکن ہو (پھر ٹرین سے اتر کر عادیہ کرے)۔ (درمختار ج ۲ ص ۳۸۸)

مسافر تیسری رکعت کیلئے کھڑا ہو جائے تو.....؟

اگر مسافر قُصر والی نماز کی تیسری رکعت شروع کر دے تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) بَقْدَر تَشْهَد قَعْدَةُ آخِرہ کر چکا تھا تو جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے اگر نہ لوٹے اور کھڑے کھڑے سلام پھیر دے تو بھی نماز ہو جائے گی مگر سنت ترک ہوئی۔ اگر تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا تو ایک اور رکعت ملا کر سجدہ سہو کر کے نماز مکمل کرے یہ آخری دو رکعتیں نفل شمار ہوں گی۔

(۲) قَعْدَةُ آخِرہ کئے بغیر کھڑا ہو گیا تھا تو جب تک تیسری رکعت کا سجدہ نہ کیا ہو لوٹ آئے اور سجدہ سہو کر کے سلام پھیر دے اگر تیسری رکعت کا سجدہ کر لیا فرض باطل ہو گئے اب ایک اور رکعت ملا کر سجدہ سہو کر کے نماز مکمل کر کے چاروں رکعتیں نفل شمار ہوں گی۔ (دور رکعت فرض ادا کرنے ابھی ذمے باقی ہیں) (ماخوذ از دُرِّ مختار مع رد المحتار، ج ۲ ص ۵۵۰)

سفر میں قضا نمازیں

حالاتِ اقامت میں ہونے والی قضا نمازیں سفر میں بھی پوری پڑھنی ہوں گی اور سفر میں قضا ہونے والی قُصر والی نمازیں مُقیم ہونے کے بعد بھی قُصر ہی پڑھی جائیں گی۔

طالبِ غفرِ مدینہ و بقیع و مغفرت

حفظ بھلا دینے کا عذاب

یقیناً حفظِ قرآنِ کریم کا ثواب عظیم ہے، مگر یاد رہے حفظ کرنا آسان، مگر عمر بھر اس کو یاد رکھنا دشوار ہے۔ حُفاظ و حافظات کو چاہئے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ لازماً تلاوت کر لیا کریں۔ جو حُفاظ رَمَضَانُ الْمُبَارَك کی آمد سے تھوڑا عرصہ قبل فقط مُصلیٰ سنانے کیلئے منزل پکی کرتے ہیں اور اس کے علاوہ معاذ اللہ، جل سارا سال غفلت کے سبب کئی آیات بھلائے رہتے ہیں، وہ بار بار پڑھیں اور خوفِ خدا، جل سے لرزیں۔ نیز جس نے ایک آیت بھی بھلائی ہے وہ دوبارہ یاد کر لے اور بھلانے کا جو گناہ ہوا اُس سے تپتی توبہ کرے۔

﴿ قَرَامِینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ﴾

- مدینہ ۱ ﴿ جو قرآنی آیات یاد کرنے کے بعد بھلا دیگا بروز قیامت اُنہا اُٹھایا جائے گا۔ (ماخذ: پ ۱۶، طہ ۱۲۵، ۱۲۶)
- مدینہ ۲ ﴿ میری اُمت کے ثواب میرے حضور پیش کئے گئے یہاں تک کہ میں نے ان میں وہ تنکا بھی پایا جسے آدمی مسجد سے نکالتا ہے اور میری اُمت کے گناہ میرے حضور پیش کیے گئے میں نے اس سے بڑا گناہ نہ دیکھا کہ کسی آدمی کو قرآن کی ایک سورت یا ایک آیت یاد ہو پھر وہ اُسے بھلا دے۔ (جامع ترمذی حدیث ۲۹۱۶)
- مدینہ ۳ ﴿ جو شخص قرآن پڑھے پھر اسے بھلا دے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے۔ (ابوداؤد حدیث ۱۳۷۳)
- مدینہ ۴ ﴿ قیامت کے دن میری اُمت کو جس گناہ کا پورا بدلہ دیا جائے گا وہ یہ ہے کہ اُن میں سے کسی کو قرآن پاک کی کوئی سورت یاد تھی پھر اُس نے اسے بھلا دیا۔ (کنز العمال حدیث ۲۸۳۶)
- مدینہ ۵ ﴿ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں، ”اس سے زیادہ نادان کون ہے جسے خدا، جل ایسی ہمت بخشے اور وہ اسے اپنے ہاتھ سے کھو دے اگر تقدّر اس (قرآن پاک) کی جانتا اور جو ثواب اور درجات اس پر موعود ہیں (یعنی جن کا وعدہ کیا گیا ہے) ان سے واقف ہوتا تو اسے جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتا۔“ مزید فرماتے ہیں، ”جہاں تک ہو سکے اُس کے پڑھانے اور حفظ کرانے اور خود یاد رکھنے میں کوشش کرے تاکہ وہ ثواب جو اس پر موعود (یعنی وعدہ کئے گئے) ہیں حاصل ہوں اور بروز قیامت اُنہا کوڑھی اُٹھنے سے نجات پائے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳ ص ۶۳۵، ۶۳۷)